جناب حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر۔

عراق کویت آپریشن یا ڈرامے کا نیا انداز

فتح کس کی ہوئی؟

اکتوبر کے پہلے ہفتہ سے مسلسل یہ خبریں سننے میں آ رہی تھیں کہ عراقی صدر صدام حسین کی وجہ سے پھر سے ایک مرتبہ خلیج میں ایک معرکہ برپا ہونے والا ہے۔ امریکی صدر اور اس کے فوجی سربراہ اپنے ہر بیان میں عراقی صدر کو متنبہ کر رہے ہیں کہ وہ اب کسی غلطی کا ارتکاب نہ کرے تو اس کے حق میں بہتر ہو گا۔ ورنہ اس مرتبہ عراقی صدر اور اس کی فوجوں کو ایسا تاریخی سبق سکھایا جائے گا کہ دنیا ہمیشہ کے لیے یاد رکھے گی۔

خلیج میں اس معرکہ کے برپا ہونے کی وجہ یہ بتلائی گئی کہ امریکہ کے فوجی ماہروں نے سٹلائٹ کے ذریعہ یہ پتہ لگایا کہ عراقی صدر صدام حسین کے حکم سے ۸۰ ہزار کے قریب مسلح فوجی کویت کی سرحد کے قریب آ چکے ہیں اور خطرہ ہے کہ کچھ دنوں کے اندر اندر دوبارہ کویت پر قابض ہو جائے۔ اقوام متحدہ میں عراقی نائب صدر طارق عزیز کے بیان کو بھی خاصی اہمیت دی گئی اور کویت کے فوجی سربراہ اور وزیر اطلاعات کے بیانات پر گہری دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے فوراً امریکہ نے دو لاکھ کے قریب فوجی نوجوان۔ ساڑھے آٹھ سو کے قریب لڑاکا طیارے اور ۳۰ کے قریب بحری جہاز کویت کی حفاظت کی خاطر پہونچانے کا اعلان کر دیا۔ ان کی دیکھا دیکھی برطانیہ نے بھی اپنے فوجی اور لڑاکا طیارے کویت کی سرزمین پر اتار دیئے۔ امریکی، روسی اور برطانوی وزراء خارجہ بھی کویت پہنچ گئے اور کویتی حکمرانوں کے ساتھ تبادلہ خیال کر کے عراقی صدر کو اپنے مذموم ارادوں سے باز رہنے کی دھمکی دی۔

اقوام متحدہ میں عراقی سفیر نے مغربی اور امریکی پالیسیوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ عراقی فوجوں کی یہ نقل و حرکت معمول کی بات ہے۔ اور یہ سب کچھ عراق کی حدود میں کیا جا رہا ہے۔ اس سے کویت کی سلامتی کو کیا خطرات درپیش ہو سکتے ہیں۔ جب کہ امریکی سفیر نے عراقی سفیر کے بیان کو مضحکہ خیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ کویت کے قریب اسی ہزار فوجیوں کا مسلح ہو کر آنا معمول کی بات نہیں یہ کویت کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ اس نے امریکی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اگر عراق نے کویت کے خلاف قدم اٹھایا تو اسے اس کی سزا بھگتنی ہو گی۔ ساتھ ہی دوسرے ممالک کو بھی مشورہ دیا کہ عراقی صدر کو اپنے ناجائز ارادوں سے باز رکھنے کے لیے ہر ممکن اقدام کیا جائے۔

عراقی فوج کی کویت کے قریب اتنی بڑی تعداد میں جمع ہونے کی ایک وجہ یہ بتلائی گئی کہ گزشتہ چار سال سے اقوام متحدہ کی عائد کردہ پابندیاں اب ناقابل برداشت ہو چکی تھیں، عراق کی معاشی اور اقتصادی حالت ابتر سے ابتر

ہوتی جارہی ہے ۔ عراق کے ہسپتالوں میں ادویات ختم ہو چکیں ۔ گرانی حد سے بڑھتی جارہی ہے ۔ جس کی وجہ سے عراقی صدر نے اقوام متحدہ اور امریکی و مغربی حکمرانوں کو تنبیہ کرنے کے لیے یہ قدم اٹھانا مناسب خیال کیا تاکہ دنیا کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاسکے ۔ اور امریکی اور مغربی حکمران عراقی صدر کی اس بہادری سے گھبرا کر فوری طور پرا قوام متحدہ کی عائدکردہ پابندیاں اٹھالیں ۔

لیکن ہوا کیا ؟ کیا امریکہ اور برطانیہ یا اقوام متحدہ نے یہ پابندیاں اٹھالیں ۔ ؟ نہیں ۔ بلکہ اس کے برعکس امریکہ نے دو لاکھ کے قریب اپنی فوج کویت اتارنے کا اعلان کردیا ۔ مقررہ مقامات پر ہتھیاروں کی تنصیب شروع کردی اور پھر سے ایک مرتبہ کویت کی سرزمین پر لاکھوں غیر ملکی افواج نے کھانے پینے کا بندوبست کرلیا ۔

عراقی صدر نے ان حالات کی روشنی میں اپنی فوجوں کو واپسی کا حکم دے دیا ۔ عراقی فوجی ہتھیاروں سمیت فتح کا نشان دکھاتے ہوئے واپس روانہ ہو رہے ہیں ۔ اور کہا جارہا ہے کہ عراق کا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ کویت پر قبضہ کرے ۔ اور پھر سے اسی غلطی کا اعادہ کرے جو چار سال قبل کرچکا ہے ۔

تازہ صورت حال یہ ہے کہ امریکی سربراہ اور اس کے حواری اقوام متحدہ میں موجود دوسرے ممالک کے سفراء پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ عراق کے خلاف محض نوفلائی زون (NO FLY ZONE) سے کام چلنے والا نہیں بلکہ اب عراق کی اپنی حدود کے اندر نوٹینک زون (NO TANK ZONE) بھی بنایا جائے تاکہ عراقی فوج اپنی حدود کے اندر بھی ٹینک لے کر نہ آسکے ۔ اور اس کی نگرانی کے لیے امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک کی فوج ہمیشہ موجود رہے گی ۔ امریکی وزیر خارجہ اور وزیر دفاع اور دوسرے فوجی ماہرین مسلسل کہے جارہے ہیں کہ عراقی فوجوں کے چلے جانے کے باوجود یہ خطرہ ختم نہیں ہوا ۔ مستقبل میں یہ عمل دوبارہ دہرایا جاسکتا ہے اس لیے کویت میں امریکی اور برطانوی فوجوں کا مستقل طور پر قیام لازمی بن جاتا ہے ۔ امریکی صدر بل کلنٹن بول پڑے کہ کویت ہمارا دوست ملک ہے ہمارے مفادات اس سے وابستہ ہیں اس لیے ہم اس کی ہرطرح مدد کریں گے ۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اقوام متحدہ نے عراق پر جو پابندیاں عائد کی ہیں اس کی وجہ سے عراقی حیثیت انتہائی خستہ ہو چکی ہے ۔ عراقی عوام ان پابندیوں کی بناء پر سخت مصیبتوں کا شکار ہیں ۔ اس لیے یہ پابندیاں اب بالکل بے جواز معلوم ہوتی ہیں ۔ انسانی حقوق کا دعویٰ کرنے والی تنظیم جس طرح انسانی حقوق کی پامالی کر رہی ہے اس کا مشاہدہ اب ہر کوئی کر رہا ہے ۔ لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ اقوام متحدہ کی عائدکردہ پابندیاں اٹھوانے کے لیے ایک مرتبہ پھر آگ اور خون کی ہولی کھیلی جائے اور عراقی عوام کو مزید مصائب و آلام میں ڈالا جائے ۔ کیا کویت پر دوبارہ قبضہ کرلینے سے اقوام متحدہ اپنی پابندیاں نرم یا ختم کرے گا ؟ اگر عراقی صدر یا ان کے حواریوں نے یہ سمجھ کر یہ قدم اٹھایا ہو تو یہ ان کی سب سے بڑی حماقت ہوگی اور اس حماقت کا خمیازہ عراقی عوام کو بھگتنا ہوگا ۔

لیکن اس پورے واقعہ کو دوسرے پہلو سے سوچا جائے تو یہ ایک ڈرامہ معلوم ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ سب کچھ آپس کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے۔ عراقی صدر کو اشارہ کیا گیا کہ عراقی فوجوں کو کویت کے قریب مسلح طور پر لایا جائے۔ امریکہ سٹلائٹ کے ذریعہ اس کی تصویر اتارے گا۔ سعودی عرب اور کویت کے حکمرانوں کو ان تصاویر کے ذریعہ یہ باور کروایا جائے گا کہ عراق پھر سے سعودی عرب اور کویت کے لیے خطرہ بن کر آرہا ہے اگر امریکہ اور مغربی ممالک کے فوجوں کو آنے کی اجازت نہ دی گئی تو اس کے ذمہ دار پھر ہم نہیں ہوں گے۔ سعودی اور کویتی حکمرانوں نے ان خطرات کے پیش نظر فوراً حامی بھر لی۔ امریکہ نے کوئی وقت ضائع کیے بغیر اپنی فوجوں کو روانہ کردیا۔ ان کے ہتھیار آنے گئے۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعہ بار بار عراقی صدر کو خطرناک قرار دے کر پروپیگنڈہ کی مہم تیز سے تیز تر کردی گئی

پھر جوں ہی امریکہ کی فوج اور ان کے ہتھیار کویت میں اتر آئے عراقی صدر کے حکم پر عراقی فوج واپس جانے کا اعلان عام کر رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ عراقی فوج یہاں آئی ہی اس لیے تھی کہ امریکی فوج یہاں آئے۔ اب امریکہ یہ کہکر واپس جانے کے لیے تیار نہیں کہ عراقی صدر کی کسی بات پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پھر کچھ عرصہ بعد اپنی فوج دوبارہ یہاں لے آئے اس لیے امریکی فوج کا اس جگہ مستقل قیام لازمی بن جاتا ہے اور عراقی حدود میں نوٹینک زون (NO TANK S ZONE) بنا کر امریکہ پوری پوری نگرانی کرتا رہے گا۔

عالم اسلام کے حکمرانوں سے اب گزارش بھی کریں تو کس بات کی؟ مطالبہ بھی کریں تو کس بات کا؟ وہ جاننے اور سمجھنے کے باوجود جاہل اور بے سمجھ ہو چکے ہیں۔ دوست دشمن کی تمیز کرنا ختم ہو گیا ہے۔ انہیں صرف اپنے اقتدار کی فکر اور اس کی ہوس لگی ہوئی ہے۔ اور اپنے اقتدار کو بچانے کے لیے پورے اسلامی ملک کو بھی داؤ پر لگانا پڑ جائے تو بھی انہیں کوئی دریغ نہیں ہوتا۔

خلیج کی موجودہ صورت حال میں نہ کویت کی فتح ہوئی ہے نہ سعودی عرب کی۔ فتح اگر ہوئی ہے تو امریکہ اور عراقی صدر کی۔ امریکہ جس نہج پر یہاں آنے کی تیاری کر رہا تھا اس کے لیے عراقی صدر نے بھرپور تعاون کیا۔ عراقی صدر اپنے مشن میں پورا کامیاب ہوا اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ عراقی صدر کی فتح ہو گئی ... امریکہ کی فتح ہو گئی۔

دفاع امام ابو حنیفہؒ

تصنیف: مولانا عبدالقیوم حقانی

صفحات ۳۶۰ قیمت مجلد / ۷۵ روپے

جس میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کی سیرت و سوانح، علمی و تحقیقی کارنامے، تدوین فقہ، قانونی کونسل کی سرگرمیاں، دلچسپ مناظرے، حجیت اجماع و قیاس پر اعتراضات کے جوابات، دلچسپ واقعات، نظریہ انقلاب و سیاست، فقہ حنفی کی قانونی حیثیت جامعیت، تقلید و اجتہاد کے علاوہ قدیم و جدید اہم موضوعات پر سیر حاصل تبصرے۔

ادارۃ العلم والتحقیق — دارالعلوم حقانیہ — اکوڑہ خٹک — نوشہرہ